18 "حقوق کے لئے ایمان" کے بارے میں وعدے

28 اور 29 مارچ 2017 کو بیروت میں جمع ہونے والے اور انسانی حقوق کے شعبے میں کام کرنے والے عقیدے پر مبنی اور سول سوسائٹی کے کردار
اس گہرے یقین کا اظہار کرتے ہیں کہ ہمارے متعلقہ مذاہب اور عقائد تمام انسانوں کے وقار اور مساوی قدر کو برقرار رکھنے کے لئے مشترکہ عزم رکھتے **ہیں**۔ لہٰذا مشترکہ انسانی اقدار اور مساوی وقار ہماری ثقافتوں کی مشترکہ جڑیں ہیں۔ ایمان اور حقوق کو باہمی طور پر مضبوط کرنے والے شعبوں میں ہونا چاہئے۔ مذاہب یا عقائد کا انفرادی اور فرقہ وارانہ اظہار ایسے ماحول میں پھلتا پھولتا اور پھلتا پھولتا ہے جہاں تمام افراد کی مساوی قدر کی بنیاد پر انسانی حقوق کا تحفظ کیا جاتا ہے۔ اسی طرح، انسانی حقوق مذاہب یا عقائد کے ذریعہ فراہم کردہ گہری اخلاقی اور روحانی بنیادوں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

"حقوق کے لیے ایمان" کے بارے میں موجودہ اعلامیہ دنیا کے تمام خطوں میں مختلف مذاہب اور عقائد سے تعلق رکھنے والے افراد تک پہنچتا ہے، جس کا مقصد ایک مشترکہ عملی پلیٹ فارم کی بنیاد پر ہم آہنگ، پُرامن اور قابلِ احترام معاشروں کو فروغ دینا ہے۔ یہ پلیٹ فارم تمام متعلقہ افراد کے لیے کھلا ہے جو اس پر متفق ہوں اور اس کے مقاصد سے اتفاق رکھتے ہوں۔ ہم اس امر کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ "حقوق کے لیے ایمان" کے اعلامیے، جیسا کہ اس کے بانی منصوبے "مثال رباط پلان آف ایکشن" کا تصور اور انعقاد اقوامِ متحدہ کی سرپرستی اور تعاون سے ہوا، جو دنیا بھر کے عوام کی نمائندہ تنظیم ہے، اور جس میں اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق کے میکانزم، جیسے کہ خصوصی نمائندے اور ٹریٹی باڈیز کے ارکان شامل ہیں۔

2012ء کے رباط پلان آف ایکشن میں مذہبی رہنماؤں کی تین مخصوص بنیادی ذمہ داریوں کو واضح کیا گیا ہے: (الف) مذہبی رہنماؤں کو ایسے پیغامات یا تاثرات کے استعمال سے گریز کرنا چاہیے جو عدم رواداری کو فروغ دیں اور تشدد، دشمنی یا امتیازی سلوک کو ہوا دے سکتے ہیں۔ (ب) مذہبی رہنماؤں کا فرض ہے کہ وہ عدم رواداری، امتیازی دقیانوسی تصورات اور نفرت انگیز تقاریر کے واقعات کے خلاف مضبوطی اور فوری طور پر آواز اٹھائیں۔ (ج) مذہبی رہنماؤں کو یہ واضح طور پر سمجھنا چاہیے کہ نفرت پھیلانے کے ردعمل میں تشدد کو کبھی بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا، اور پیشگی اشتعال انگیزی کے ذریعے تشدد کا جواز پیش کرنا ناقابلِ قبول ہے۔
رباط پلان آف ایکشن کے ذریعہ بیان کردہ مذکورہ بالا تین بنیادی ذمہ داریوں کو ٹھوس اثر دینے کے لئے ، جسے ریاستوں نے بار بار مثبت طور پر استعمال کیا ہے ، ہم **"حقوق کے لئے ایمان" پر 18 وعدوں** کا مندرجہ ذیل **چارٹ تیار کرتے ہیں** ،[1] جس میں متعلقہ فالو اپ اقدامات بھی شامل ہیں:

أ. ہماری سب سے بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ **ہم ہر ایک کے آزادانہ انتخاب کے حق کے لئے کھڑے ہوں اور کام کریں** اور خاص طور پر ہر ایک کی سوچ، ضمیر، مذہب یا عقیدے کی آزادی کے لئے۔ ہم عالمگیر اصولوں اور معیارات کے ساتھ اپنے عزم کا اعادہ کرتے[2] [3]ہیں، بشمول شہری اور سیاسی حقوق سے متعلق بین الاقوامی معاہدے کا آرٹیکل 18 جو سوچ اور ضمیر کی آزادی یا اپنی پسند کے مذہب یا عقیدے کو اختیار کرنے یا اپنانے کی آزادی پر کسی بھی پابندی کی اجازت نہیں دیتا ہے۔ یہ آزادیاں، جو آفاقی اصولوں کے ذریعے غیر مشروط طور پر محفوظ ہیں، مذہبی تعلیمات کے مطابق مقدس اور ناقابل تنسیخ حقوق بھی ہیں۔

- *"دین میں کوئی جبر نہیں ہو گا۔" (قران 2:256)*
- *"حق تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ پس جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے" (قران 18:29)۔*
- *"لیکن اگر خداوند کی خدمت کرنا تمہیں ناپسندیدہ لگتا ہے تو آج اپنے لیے منتخب کرو کہ تم کس کی عبادت کرو گے۔" (یشوع 24:15)*
- *"کوئی دوسرے پر دباؤ نہیں ڈالے گا۔ کوئی دوسرے کا استحصال نہیں کرے گا۔ ہر فرد کو، ہر فرد کو خوشی اور خود کو پورا کرنے کی تلاش اور تعاقب کرنے کا ناقابل تنسیخ پیدائشی حق حاصل ہے۔ محبت اور ترغیب ہی سماجی ہم آہنگی کا واحد قانون ہے۔ (گرو گرنتھ صاحب، ص 74)*
- *"جب ضمیر کی آزادی، سوچ کی آزادی اور اظہار رائے کا حق غالب ہو، یعنی جب ہر انسان اپنی آئیڈیلائزیشن کے مطابق اپنے عقائد کا اظہار کر سکے تو ترقی اور نشوونما ناگزیر ہو جاتی ہے۔ (عبد البہاء)*
- *لوگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرنا چاہیے جیسا وہ چاہتے ہیں کہ ان کے ساتھ رواداری، غور و فکر اور ہمدردی کے ساتھ برتاؤ کیا جائے۔ (سنہری قاعدہ)*[4]

ب. ہم "حقوق کے لئے ایمان" کے موجودہ اعلامیے کو **ایمان داروں کے لئے ایک مشترکہ کم از کم معیار کے طور پر دیکھتے ہیں (چاہے وہ ملحد، غیر الہامی، ملحد یا دیگر)** ہمارے اس یقین پر مبنی ہے کہ مذہب یا عقیدے کی تشریحات کو انسانی وقار کے تحفظ کی سطح میں اضافہ کرنا چاہئے جو انسانی بنائے ہوئے قوانین فراہم کرتے ہیں۔

ج. چونکہ مذاہب لازمی طور پر انسانی تشریحات کے تابع ہیں ، لہٰذا ہم **مذہبی متون کی تفہیم پر تعمیری مصروفیت کو فروغ دینے کا عہد کرتے ہیں**۔ نتیجتا مذہبی معاملات پر تنقیدی سوچ اور بحث کو نہ صرف برداشت کیا جانا چاہیے بلکہ اس کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیےکہ ایک عالمگیر دنیا میں روشن خیال مذہبی تشریحات کی ضرورت ہے جو تیزی سے کثیر الثقافتی اور کثیر مذہبی معاشروں پر مشتمل ہے جو مسلسل بدلتے ہوئے چیلنجز کا سامنا کر رہے ہیں۔

د. ہم مذہب یا عقیدے کے **تمام شعبوں اور مظاہر میں مساوی سلوک کی حمایت اور فروغ** دینے اور ہر قسم کے امتیازی سلوک کی مذمت کرنے کا عہد کرتے ہیں۔ ہم **کسی بھی فرد یا گروہ کے خلاف امتیازی سلوک کے لئے "ریاستی مذہب" کے تصور کے استعمال کو روکنے کا** عہد کرتے ہیں اور ہم ایسی کسی بھی تشریح کو انسانیت کی وحدت اور انسانیت کے مساوی وقار کے منافی سمجھتے ہیں۔ اسی طرح، ہم "نظریاتی سیکولرازم" کے استعمال کو عملی طور پر مذہبی یا عقیدے کی کثرتیت کے لئے جگہ کو کم کرنے سے روکنے کا عہد کرتے ہیں۔

➢ *"پھر پطرس نے بولنا شروع کیا: 'اب مجھے احساس ہو گیا ہے کہ یہ کتنا سچ ہے کہ خدا جانبداری کا مظاہرہ نہیں کرتا!' (اعمال 10:34)*

ہ. ہم "حقوق کے لئے ایمان" کے اس اعلامیے پر عمل درآمد میں عدم امتیاز اور صنفی مساوات کو یقینی بنانے **کا عہد کرتے** ہیں۔ ہم خاص طور پر اپنے متعلقہ شعبوں میں ان مذہبی تفہیم اور تشریحات پر نظر ثانی کرنے کا عہد کرتے ہیں جو صنفی عدم مساوات اور نقصان دہ دقیانوسی تصورات کو برقرار رکھتے ہیں یا یہاں تک کہ صنفی بنیاد پر تشدد کی بھی حمایت کرتے ہیں۔ ہم انصاف اور سب کی مساوی قدر کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ تمام خواتین، لڑکیوں اور لڑکوں کے اس حق کی توثیق کرنے کا عہد کرتے ہیں کہ وہ کسی بھی قسم کے امتیازی سلوک اور تشدد کا نشانہ نہ بنیں، جس میں خواتین کے ختنے، بچوں اور / یا جبری شادیوں اور نام نہاد غیرت کے نام پر کیے جانے والے جرائم جیسے نقصان دہ طریقوں کا بھی ذکر کرنا شامل ہے۔

➢ *"مرد کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کی عزت اس سے زیادہ کرے جتنی وہ اپنے آپ سے کرتا ہے اور اس سے اتنی ہی محبت کرتا ہے جتنا وہ اپنے آپ سے کرتا ہے۔" (تلمود، یباموت، 62، ب)*
➢ *"میں تم میں سے کسی کے کام کو کھونے کی اجازت کبھی نہیں دوں گا، چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔ کیونکہ تم ایک دوسرے کے ہو۔" (قرآن 3: 195)*
➢ *"اے لوگو ہم نے تمہیں مردوں اور عورتوں سے پیدا کیا اور تمہیں قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔" (قرآن 49:13)*
➢ *"خدا کی شبیہ میں اس نے اسے مرد اور عورت کے طور پر پیدا کیا۔ اس نے انہیں پیدا کیا۔" (پیدائش 1، 27)*
➢ *"تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے لیے بہتر ہو" (حدیث)*
➢ *"یہ ایک عورت ہے جو زندگی کے لئے ایک دوست اور ساتھی ہے۔ یہ عورت ہے جو دوڑ کو جاری رکھتی ہے۔ ہم اس کے بارے میں کیسے سوچ سکتے ہیں کہ کون سب سے بڑا پیدا ہوا ہے۔ عورت سے عورت پیدا ہوتی ہے: عورت کے بغیر کوئی وجود نہیں رکھ سکتا۔ (گرو گرنتھ صاحب، ص 473)*
➢ *"انسانیت کی دنیا دو پروں پر مشتمل ہے - مرد اور عورت. جب تک یہ دونوں پر طاقت میں برابر نہیں ہوں گے پرندہ پرواز نہیں کرے گا۔ جب تک عورت مرد کے برابر نہیں پہنچ جاتی، جب تک وہ اسی میدان سے لطف اندوز نہیں ہوتی، انسانیت کے لیے غیر معمولی کامیابی حاصل نہیں ہوگی" (عبدالبہاء)*
➢ *"صلاحیت سازی کے لئے ایک جامع، جامع اور مؤثر نقطہ نظر کا مقصد بااثر رہنماؤں، جیسے روایتی اور مذہبی رہنماؤں کو شامل کرنا ہونا چاہئے [...] (خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کے خاتمے سے متعلق کمیٹی کی مشترکہ عمومی سفارش نمبر 31/ نقصان دہ طریقوں پر بچوں کے حقوق سے متعلق کمیٹی کا عمومی تبصرہ نمبر 18، سی ڈی اے ڈبلیو/ سی/ جی سی/ 31-سی آر سی/ سی/ جی سی/ 18، پیرا 70)*

و. ہم اپنے متعلقہ علاقوں میں **اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے تمام افراد کے حقوق کے لئے کھڑے ہونے** اور ان کے مذہب یا عقیدے کی آزادی کے ساتھ ساتھ ثقافتی، مذہبی، سماجی، معاشی اور عوامی زندگی میں مساوی اور مؤثر طریقے سے حصہ لینے کے ان کے حق کا دفاع کرنے کا عہد کرتے ہیں، جیسا کہ بین الاقوامی انسانی حقوق کے قانون نے تسلیم کیا ہے، تمام مومنین کے درمیان یکجہتی کے کم از کم معیار کے طور پر۔

ز. ہم نفرت کی وکالت کے ان تمام واقعات کی عوامی طور پر مذمت کرنے کا عہد کرتے ہیں جو تشدد، امتیازی سلوک یا دشمنی کو ہوا دیتے ہیں، بشمول وہ جو ظلم کے جرائم کا باعث بنتے ہیں۔ ہماری براہ راست ذمہ داری ہے کہ ہم اس طرح کی وکالت کی مذمت کریں، خاص طور پر جب یہ مذہب یا عقیدے کے نام پر کیا جاتا ہے۔

➢ *"اب یہ حکم ہے کہ کرنے والے سے کرو کہ وہ ایسا کرے۔" (قدیم مصری مڈل کنگڈم)؛*
➢ *"زخم کا بدلہ انصاف اور مہربانی کے ساتھ ادا کریں۔" (کنفیوشس)*
➢ *"جو چیز آپ کے لئے ناپسندیدہ ہے، وہ اپنے دوست کے ساتھ نہ کریں۔" (تلمود، شباط، 31، الف)*
➢ *"ہم جو بھی الفاظ کہیں گے ان کا انتخاب احتیاط کے ساتھ کیا جانا چاہئے کہ لوگ انہیں سنیں گے اور اچھے یا برے کے لئے ان سے متاثر ہوں گے۔ (بدھ)*
➢ *"خود پر قابو رکھتے ہوئے اور دھرم (صحیح طرز عمل) کو اپنی توجہ کا مرکز بنا کر، دوسروں کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کریں جیسا آپ اپنے ساتھ کرتے ہیں۔ (مہابھارت)*
➢ *"تمہیں اپنے رشتہ داروں سے انتقام نہیں لینا چاہیے اور نہ ہی بغض رکھنا چاہیے۔ اپنے ہمسائے سے اپنے جیسے محبت رکھو" (لیوی19:18)*
➢ *"پس جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں تو ان کے ساتھ بھی ایسا ہی کرو کیونکہ یہی شریعت اور نبی ہیں۔" (متی 7:12)*
➢ *"کسی جان کو وہ بات نہ بتاؤ جو تو نے تجھ سے منسوب نہیں کی تھی اور جو کچھ تم نہیں کہتے۔" (بہاء اللہ)*

ح. لہٰذا ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنے متعلقہ شعبوں میں ایسی تشریحات، تعین یا دیگر مذہبی نظریات کی نگرانی کے لیے پالیسیاں اور طریقہ کار وضع کریں گے **جو انسانی حقوق کے عالمگیر اصولوں اور معیارات سے واضح طور پر متصادم** ہیں، قطع نظر اس کے کہ وہ رسمی اداروں کی طرف سے بیان کیے جاتے ہیں یا خود ساختہ افراد کی طرف سے۔ ہم اس ذمہ داری کو دوسروں کے عقیدے یا عقیدے کا جائزہ لیے بغیر صرف اپنے متعلقہ شعبوں میں ایک منظم معروضی انداز میں سنبھالنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

- *"فیصلہ نہ کرو ورنہ تم پر بھی فیصلہ ہو جائے گا۔ کیونکہ جس طرح تم دوسروں کا فیصلہ کرتے ہو اسی طرح تمہارا فیصلہ کیا جائے گا اور جس پیمائش کو تم استعمال کرتے ہو اس سے تمہارے لئے اس کی پیمائش کی جائے گی۔ (بائبل، متی 7:1-2)*
- *"اپنے دل کو رعایا کے لئے رحم کرنے اور ان کے لئے پیار اور مہربانی کرنے کی عادت ڈالیں ... چونکہ وہ دو طرح کے ہیں، یا تو دین میں آپ کا بھائی یا تخلیق میں آپ جیسا... لہٰذا ان کے لیے اپنی مغفرت اور مغفرت میں اسی طرح اضافہ فرما جس طرح تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی مغفرت اور مغفرت کرے" (خلیفہ علی کا مصر کے گورنر ملک اشتر کے نام خط)*
- *"خدا کے دین کا بنیادی مقصد بنی نوع انسان کے درمیان اتحاد قائم کرنا ہے۔ خدائی مظاہر رفاقت اور محبت کے ذرائع کے بانی تھے۔ وہ دنیا میں اختلاف، جھگڑے اور نفرت پیدا کرنے کے لئے نہیں آئے تھے۔ خدا کا دین محبت کا سبب ہے، لیکن اگر اسے دشمنی اور خونریزی کا منبع بنا دیا جائے تو یقینا اس کی عدم موجودگی اس کے وجود سے بہتر ہے۔ کیونکہ اس کے بعد یہ شیطانی، نقصان دہ اور انسانی دنیا کے لیے رکاوٹ بن جاتا ہے۔ (عبد البہاء)*

ط. ہم یہ عہد بھی کرتے ہیں کہ وہ کسی بھی ایسے اداکار کی جانب سے کسی بھی فیصلہ کن عوامی فیصلے سے گریز کریں گے، اس کی وکالت کریں گے اور مشترکہ طور پر اس کی مذمت کریں گے جس کا مقصد مذہب کے نام پر کسی دوسرے فرد یا **برادری کے مذہب یا عقیدے کو اس طرح نااہل قرار دینا ہے کہ وہ مذہب کے نام پر تشدد یا ان کے انسانی حقوق سے محرومی کا شکار ہوں۔**

ي. ہم عہد کرتے ہیں **کہ مذہبی بنیادوں کا دعویٰ کرنے والی خارجی تشریحات کو اس انداز میں اہمیت نہیں دیں** گے جس سے مذاہب، عقائد یا ان کے پیروکاروں کو نفرت اور تشدد کو ہوا ملے، مثال کے طور پر انتخابی مقاصد یا سیاسی فائدے کے لیے۔

ك. ہم یکساں طور پر اس بات کا عہد کرتے **ہیں** کہ مذہب یا عقیدے کے معاملات پر تنقیدی آوازوں اور خیالات کو دبایا نہیں جائے گا، چاہے وہ موضوع کے "تقدس" کے نام پر کتنے ہی غلط یا قابل اعتراض کیوں نہ سمجھے جائیں اور ہم ان ریاستوں پر زور دیتے ہیں جن کے پاس اب بھی توہین مذہب یا ارتداد مخالف قوانین موجود ہیں، انہیں منسوخ کر دیں، کیونکہ اس طرح کے قوانین آزادی فکر کے لطف پر گہرا اثر ڈالتے ہیں، ضمیر، مذہب یا عقیدے کے ساتھ ساتھ صحت مند مکالمے اور مذہبی مسائل پر بحث۔

ل. ہم نصاب، تدریسی مواد اور درسی کتابوں کو مزید بہتر بنانے کا **عہد کرتے** ہیں جہاں کچھ مذہبی تشریحات، یا جس طرح سے انہیں پیش کیا جاتا ہے، تشدد یا امتیازی سلوک کے تصور کو جنم دے سکتے ہیں۔ اس تناظر میں، ہم مذہب یا عقیدے کے میدان میں تکثیریت اور تنوع کے احترام کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ مذہبی تعلیم حاصل نہ کرنے کے حق کو فروغ دینے کا عہد کرتے ہیں جو کسی کے عقیدے سے مطابقت نہیں رکھتے ہیں۔ ہم مذہبی مکالمے کے اندر شہری اور سیاسی حقوق سے متعلق بین الاقوامی معاہدے کے آرٹیکل 19 کے مطابق **تعلیمی آزادی اور اظہار رائے کی آزادی** کا دفاع کرنے کا بھی عہد کرتے ہیں تاکہ اس بات کو فروغ دیا جا سکے کہ مذہبی سوچ نئے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے ساتھ ساتھ آزاد اور تخلیقی سوچ کو آسان بنانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ہم تعلیمی اور ادارہ جاتی شعبوں میں مذہبی اصلاحات کے شعبے میں کوششوں کی حمایت کرنے کا عہد کرتے ہیں۔

- *"ایک مضبوط اخلاقیات کی واحد ممکنہ بنیاد باہمی رواداری اور احترام ہے۔ (اے جے ایر)*

م. ہم ان بچوں اور نوجوانوں کے ساتھ مشغول ہونے **میں سیکھے گئے تجربات اور اسباق کو آگے بڑھانے کا عہد کرتے** ہیں، جو یا تو مذہب کے نام پر تشدد کی ترغیب کا شکار ہیں یا ان کا شکار ہیں، تاکہ مذہبی برادریوں کو اس رجحان سے مؤثر طریقے سے نمٹنے کے قابل بنانے کے لئے طریقہ کار اور موافق آلات اور بیانیے تیار کیے جاسکیں، خاص طور پر بچوں اور نوجوانوں کی کمزوری کی ابتدائی علامات کا پتہ لگانے اور ان سے نمٹنے میں والدین اور خاندانوں کے اہم کردار پر توجہ دی جائے۔ مذہب کے نام پر تشدد۔

- *"تم جوان ہونے کی وجہ سے کسی کو بھی تمہاری طرف نیچا نہ دیکھنے دو، بلکہ بولنے، اخلاق میں، محبت میں، ایمان میں اور پاکیزگی میں ایمان داروں کے لیے ایک مثال قائم کرو۔ (1 تیموتھیس 4:12)*

ن. ہم اپنے متعلقہ دائرہ اثر و رسوخ کے اندر بین الاقوامی ریڈ کراس اور ہلال احمر تحریک اور ڈیزاسٹر رسپانس پروگراموں میں این جی اوز کے ضابطہ اخلاق **کی** تمام انسانی امداد کی سرگرمیوں میں احترام کو *یقینی بنانے کی ناگزیر ضرورت کو فروغ دینے کا عہد کرتے ہیں*،[5] خاص طور پر یہ کہ امداد وصول کنندگان کے عقیدے سے قطع نظر اور کسی بھی قسم کے منفی امتیاز کے بغیر دی جائے گی اور یہ امداد کسی خاص چیز کو آگے بڑھانے کے لئے استعمال نہیں کی جائے گی۔ مذہبی نقطہ نظر۔

س. ہم عہد **کرتے ہیں کہ نہ تو لوگوں کو مجبور کریں گے اور نہ ہی کمزور حالات میں لوگوں** کو ان کے مذہب یا عقیدے سے مذہب تبدیل کرنے کے لئے استحصال کریں گے ، جبکہ ہر ایک کی مذہب یا عقیدے کو اختیار کرنے ، اپنانے یا تبدیل کرنے کی آزادی اور تعلیم ، عمل ، عبادت اور عبادات کے ذریعہ اس کے اظہار کے حق کا مکمل احترام کرتے ہیں ، یا تو انفرادی طور پر یا کمیونٹی میں اور عوامی یا نجی طور پر۔

ع. ہم **عالمگیر انسانی حقوق کے تحفظ کو مضبوط بنانے اور روک تھام کی حکمت عملی تیار کرنے کے مقصد سے مذاہب اور عقائد کے روحانی اور اخلاقی وزن سے فائدہ اٹھانے کا عہد کرتے ہیں جو ہم اپنے مقامی سیاق و سباق کے مطابق ڈھالتے ہیں اور اقوام متحدہ کے متعلقہ اداروں کی ممکنہ حمایت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔**

➢ *"اپنے پڑوسی سے اپنے جیسا پیار کرو۔ ان سے بڑا کوئی حکم نہیں ہے" (مرقس 12:31)*
➢ *"لیکن اپنے دشمنوں سے محبت کرو، ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور کچھ بھی واپس ملنے کی توقع کیے بغیر ان کو قرض دو۔ تب تیرا اجر بہت بڑا ہو گا" (لوقا 6: 35)*
➢ *"خدا کے بارے میں شعور رکھنے والا وجود ہمیشہ سورج کی طرح بے داغ ہوتا ہے، جو سب کو اپنا آرام اور گرمی دیتا ہے۔ خدا کا شعور رکھنے والا انسان سب کو ہوا کی طرح دیکھتا ہے، جو بادشاہ اور غریب بھکاری پر یکساں طور پر چلتی ہے۔ (گرو گرنتھ صاحب صفحہ 272)*
➢ *"خدا کا دین اور اس کا الہی قانون انسانوں کے درمیان اتحاد کے نور کو طلوع کرنے کے لئے سب سے طاقتور آلہ اور یقینی وسیلہ ہیں۔ دنیا کی ترقی، قوموں کی ترقی، لوگوں کا سکون اور زمین پر بسنے والے تمام لوگوں کا امن خدا کے اصولوں اور احکام میں سے ہیں۔ (بہاء اللہ)*

ف. ہم مذہبی اور روحانی مبلغین، اساتذہ اور اساتذہ کے لئے مشقوں کے تبادلے، باہمی استعداد کار میں اضافے اور مہارتوں کو اپ ڈیٹ کرنے کی باقاعدگی سے سرگرمیوں کے **ذریعے اس اعلامیے پر عمل درآمد کی سطح پر ایک دوسرے کی مدد کرنے کا عہد کرتے** ہیں، خاص طور پر مواصلات کے شعبوں میں، مذہبی یا عقیدے کی اقلیتوں، بین الکمیونٹی ثالثی، تنازعات کے حل، فرقہ وارانہ تناؤ کا جلد پتہ لگانے اور تدارک کی تکنیک. اس ضمن میں ہم **خصوصی تعلیمی اداروں کے ساتھ پائیدار شراکت داری قائم** کرنے کے ذرائع تلاش کریں گے تاکہ عقیدے اور حقوق سے متعلق مخصوص سوالات پر بین الشعبی تحقیق کو فروغ دیا جا سکے اور ان کے نتائج سے فائدہ اٹھایا جا سکے جو حقوق کے لیے ہمارے اتحاد کے پروگراموں اور اوزاروں کو تقویت دے سکیں۔

ص. ہم عہد کرتے ہیں کہ اس اعلامیے **اور اس کے بعد کے عقائد برائے حقوق کے پیغامات کو پھیلانے کے لئے تکنیکی ذرائع کو زیادہ تخلیقی اور مستقل طور پر استعمال** کریں گے تاکہ تنوع سے مالا مال ہم آہنگ معاشروں کو فروغ دیا جاسکے، بشمول مذاہب اور عقائد کے شعبے میں۔ ہم صلاحیت سازی اور آؤٹ ریچ ٹولز تیار کرنے اور انہیں مقامی سطح پر استعمال کے لئے مختلف زبانوں میں دستیاب کرانے کے طریقوں پر بھی غور کریں گے۔

---

[1] دیکھیے اقوام متحدہ کا دستاویز اے/ایچ آر سی/17/22/ایڈ.4، ضمیمہ، ضمیمہ، پیرا 36۔

[2] شہری اور سیاسی حقوق سے متعلق بین الاقوامی معاہدے کی دفعہ 18 ملاحظہ کریں: "(1) ہر شخص کو فکر، ضمیر اور مذہب کی آزادی کا حق ہوگا. اس حق میں اپنی پسند کے مذہب یا عقیدے کو اختیار کرنے یا اپنانے کی آزادی، اور انفرادی طور پر یا دوسروں کے ساتھ کمیونٹی میں اور عوامی یا نجی طور پر، اپنے مذہب یا عقیدے کو عبادت، عبادات، عمل اور تعلیم میں ظاہر کرنے کی آزادی شامل ہوگی۔ (2) کوئی بھی شخص ایسی جبر کا شکار نہیں ہو گا جس سے اس کی پسند کے مذہب یا عقیدے کو اختیار کرنے یا اپنانے کی آزادی متاثر ہو۔ (3) اپنے مذہب یا عقیدے کو ظاہر کرنے کی آزادی صرف ان حدود کے تابع ہوسکتی ہے جو قانون کے ذریعہ مقرر کی گئی ہیں اور عوامی سلامتی ، نظم و ضبط ، صحت ، یا اخلاقیات یا دوسروں کے بنیادی حقوق اور آزادیوں کے تحفظ کے لئے ضروری ہیں۔ (4) موجودہ معاہدے کے فریقین والدین کی آزادی کا احترام کرنے کا عہد کرتے ہیں اور جب قابل اطلاق ہو تو قانونی سرپرست اپنے بچوں کی مذہبی اور اخلاقی تعلیم کو اپنے عقائد کے مطابق یقینی بنائیں گے۔

[3] ان میں نسل کشی کے جرم کی روک تھام اور سزا سے متعلق کنونشن (1948) شامل ہے۔ پناہ گزینوں کی حیثیت سے متعلق کنونشن (1951)؛ نسلی امتیاز کی تمام اقسام کے خاتمے سے متعلق بین الاقوامی کنونشن (1965)؛ شہری اور سیاسی حقوق سے متعلق بین الاقوامی معاہدہ (1966)؛ اقتصادی، سماجی اور ثقافتی حقوق پر بین الاقوامی معاہدہ (1966)؛ خواتین کے خلاف ہر قسم کے امتیازی سلوک کے خاتمے سے متعلق کنونشن (1979)؛ تشدد اور دیگر ظالمانہ، غیر انسانی یا توہین آمیز سلوک یا سزا کے خلاف کنونشن (1984)؛ بچوں کے حقوق سے متعلق کنونشن (1989)؛ تمام تارکین وطن مزدوروں اور ان کے اہل خانہ کے حقوق کے تحفظ سے متعلق بین الاقوامی کنونشن (1990)؛ معذور افراد کے حقوق سے متعلق کنونشن (2006)؛ اور جبری گمشدگی سے تمام افراد کے تحفظ کے لئے بین الاقوامی کنونشن (2006).

[4] ان میں انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ (1948) شامل ہے۔ مذہب یا عقیدے کی بنیاد پر ہر قسم کی عدم رواداری اور امتیازی سلوک کے خاتمے کا اعلامیہ (1981)؛ قومی یا نسلی، مذہبی اور لسانی اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے حقوق سے متعلق اعلامیہ (1992)؛ بین الاقوامی ریڈ کراس اور ہلال احمر تحریک اور ڈیزاسٹر رسپانس پروگراموں میں این جی اوز کے لئے طرز عمل کے اصول (1994)؛ رواداری کے اصولوں پر یونیسکو اعلامیہ (1995)؛ مذہب یا عقیدے کی آزادی، رواداری اور عدم امتیاز کے سلسلے میں اسکولی تعلیم پر بین الاقوامی مشاورتی کانفرنس کی حتمی دستاویز (2001)؛ سرکاری اسکولوں میں مذاہب اور عقائد کے بارے میں تعلیم پر ٹولیڈو رہنما اصول (2007)؛ مقامی لوگوں کے حقوق کے بارے میں اقوام متحدہ کا اعلامیہ (2007)؛ "انسانی حقوق پر یقین" پر ہیگ کا بیان (2008)؛ آزادی اظہار اور مساوات پر کیمڈن اصول (2009)؛ انسانی حقوق کونسل کی قرارداد 18/16 میں عدم رواداری، منفی دقیانوسی تصورات اور امتیازی سلوک، مذہب یا عقیدے کی بنیاد پر افراد کے خلاف تشدد اور تشدد کی ترغیب (اور استنبول عمل، 2011)؛ قومی، نسلی یا مذہبی منافرت کی وکالت کی ممانعت پر رباط پلان آف ایکشن جو امتیازی سلوک، دشمنی یا تشدد کی ترغیب دیتا ہے (2012)؛ ظلم کے جرائم کے تجزیے کا فریم ورک (2014)؛ پرتشدد انتہا پسندی کی روک تھام کے لئے سیکرٹری جنرل کا لائحہ عمل (2015)؛ نیز تشدد پر اکسانے کی روک تھام سے متعلق فیز اعلامیہ جو ظلم کے جرائم کا باعث بن سکتا ہے (2015).

[5] بیروت ورکشاپ کے شرکاء نے مذہبی یا عقیدے کی تحریروں کے تمام اقتباسات اپنے مذہب یا عقیدے کے حوالے سے پیش کیے تھے اور ان کا مقصد محض مثالی اور غیر جامع ہونا تھا۔

[6] دیکھنا www.icrc.org/eng/assets/files/publications/icrc-002-1067.pdf.